دینِ اسلام میں تعویذ باندھنے کا حکم

تحریر از:
مفتی محمد وسیم ضیائی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اہلسنت وجماعت کے نزدیک اگر تعویذ میں شرکیہ کلمات نہ ہوں اور قرآنی آیات، اَدْعِیَہ ماثورہ وغیرہ پر مشتمل ہو اور پہننے والا تعویذ کو مؤثر حقیقی نہ جانے وسیلہ سمجھ کر پہنے تو یقیناً جائز ہے۔ اس عنوان پر مختصراً دلائل پیشِ خدمت ہیں۔

تعویذ باندھنے کا ثبوت احادیثِ مبارکہ سے:

اس مقام پر آپ کے سامنے دو احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔

۱) حضرت سیدنا مسلم علیہ الرحمہ اپنی تصنیف مسلم شریف میں عنوان قائم کرتے ہیں۔

بَابُ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَالَمْ یَکُنْ فِیْہِ شِرْکٌ۔

یعنی: تعویذات کے استعمال میں کوئی حرج نہیں جب تک ان میں شرکیہ کلمات نہ ہو

اور حضرت سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَالِكَ فَقَالَ: اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَابَاسَ بِالرُّقَى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ۔

یعنی: ہم زمانہ جاہلیت میں تعویذ سے علاج کرتے تھے ہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ہمارے اس تعویذ کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر اپنے تعویذ کے کلمات پیش کرو، اگر تعویذ میں شرکیہ کلمات نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(مسلم شریف، حدیث 5625)

۲) رسول اللہ ﷺ قَالَ: اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ۔

یعنی: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔

یہ خواب اس شخص کو نقصان نہیں پہچائے گا۔ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، يُلَقِّنُهَا مَنْ وَلَدِهٖ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهٖ۔ یعنی: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لیے کاغذ پر لکھ کر (تعویذ بنا کر) ان کے گلے میں ڈالتے تھے۔

امام حاکم نے اس کو پیش کرنے کے بعد لکھا: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ (المستدرک للحاکم حدیث 2010)

امام ابو عیسیٰ ترمذی نے حدیث مذکور کے بعد لکھا: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَن (ترمذی شریف، حدیث 3528)

سوال: مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ۔ جس نے تعویذ لٹکایا تو اس نے شرک کیا، اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حدیثِ مذکور اس انداز میں ہے۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَقْبَلَ اِلَيْهِ رَهْطٌ، فَبَايَعَ تِسْعَةً وَامْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بَايَعْتَ تِسْعَةً وَتَرَكْتَ هٰذَا قَالَ: اِنَّ عَلَيْهِ تَمِيْمَةً ' ' فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَقَطَعَهَا، فَبَايَعَهُ، وَقَالَ: مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ۔

حضرت عُقبہ بن عامر جُهَنِيِّ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (دس افراد کا) ایک وفد حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے نو (9) آدمیوں کو بیعت کر لیا اور ایک سے ہاتھ روک لیا انہوں پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے نو (9) کو بیعت کر لیا صرف ایک کو چھوڑ کر دیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تعویذ پہن رکھا ہے۔ یہ سن کر اس نے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اُس تعویذ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور نبی علیہ السلام نے اس سے بھی بیعت لے لی، اور فرمایا جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے وہ شرک کرتا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث 17422) (مستدرک للحاکم، حدیث 7513)

حدیثِ مذکور میں " فَقَطَعَهَا" اس تعویذ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، کے الفاظ قابل توجہ ہے اگر یہ تعویذ قرآنی آیات پر مشتمل ہوتا تو وہ شخص تعویذ کے ٹکڑے ٹکڑے کیوں کرتا (اتار دینا ہی کافی تھا) پھر تعویذ

کے ٹکڑے کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی سرزنش (گرفت) کیوں نہ فرمائی پتہ چلا وہ تعویذ کلماتِ قرآنیہ اور ادعیہ ماثورہ پر نہیں بلکہ شرکیہ کلمات پر مشتمل تھا۔اس لیے رسول اللہ ﷺ نے شرکیہ کلمات پر مشتمل تعویذ باندھنے کو شرک قرار دیا۔اور اگر تعویذ باندھنا شرک ہے تو صحابیِ رسول حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور عظیم محدث حضرت سیدنا امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جو عنوان قائم کیا دونوں پر کیا حکم لگے گا؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کو سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وما علی الا البلاغ